تو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں
حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

- فکر دین کے مجدد

مفکر پاکستان

- شاعر

اقبال ؟؟

- ترجمان القرآن

حکیم الامت

- روح دین کا شناسا

مصور پاکستان

تحریک پاکستان میں حصہ

"اقبالؒ کی ادبی شخصیت عالمگیر ہے۔ وہ بڑے
ادیب، بلند پایہ شاعر اور مفکرِ اعظم تھے، لیکن اس حقیقت
کو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت بڑے سیاستدان
بھی تھے ...... مرحوم دورِ حاضر میں اسلام کے
بہترین شارح تھے کیونکہ اس زمانے میں اقبالؒ
سے بہتر اسلام کو کسی نے نہیں سمجھا۔ مجھے اس
امر کا فخر حاصل ہے کہ ان کی قیادت میں ایک
سپاہی کی حیثیت سے کام کرنے کا مجھے موقع
مل چکا ہے۔ میں نے ان سے زیادہ وفادار
رفیق اور اسلام کا شیدائی نہیں دیکھا۔"

قائدِ اعظمؒ

اقبال شناسی کیوں

- POETRY IS THE EFFECTIVE MEANS OF COMMUNICATION THROUGHOUT THE COURSE OF HISTORY.

- HELP TO BEND THE PUBLIC OPINION.

اقبال کی زندگی کے چند اور نمایاں پہلو

- معمار اور صاحب بصیرت / ویژنری شخصیت. میں فرق؟
- شاعری کی وقت کی کیفیات
- سیرت کی تعمیر میں قرآن بنیادی محرک

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

- آہ سحر گاہی
- عشق محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تیرے لئے ہے مرا شعلہ نوا قندیل

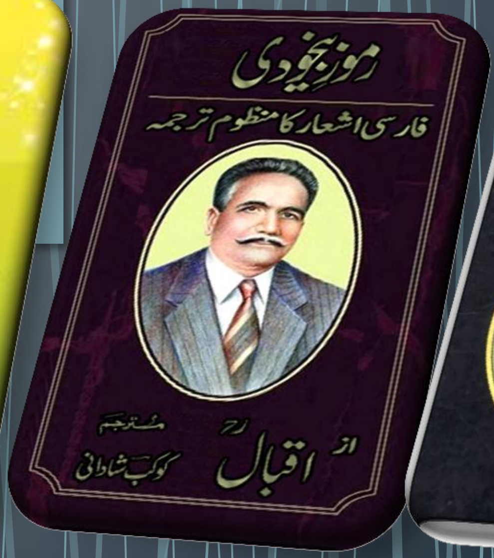

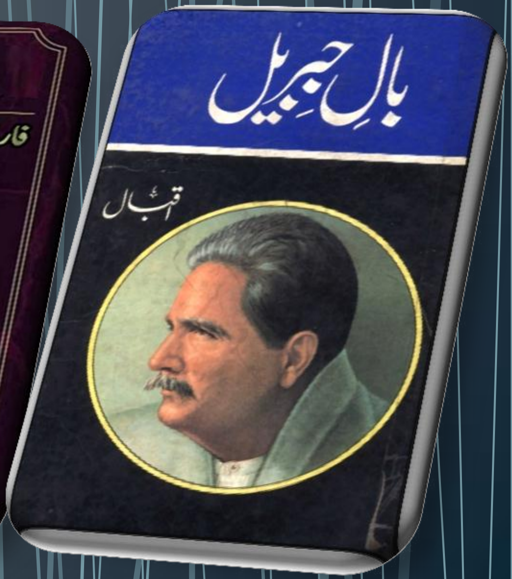

گزشتہ

150 سالہ تاریخ میں انسانیت نے علامہ اقبال سے بڑا شاعر پیدا نہیں کیا۔

freepptbackground.com

عمل پر ابھارنا

عام شاعری کی سطح سے بلند و بالا

جذبہ / امید / تمنا

علامہ اقبال کی شاعری کا اعجاز / خصوصیات

آفاقیت / ابدیت

بنیاد وحی

احیائے اسلام کی دعوت

دنیا کے نقشہ میں تبدیلی

درست اسلامی تصور

متنوع موضوعات

علامہ اقبال کی شاعری کے اہم موضوعات

خودی

حب رسول ﷺ

جگر لالہ

عشق

زندگی

شاہین/نوجوان

احیائے امت

اسلامی تاریخ

مسلم عورت

مغربی تہذیب

ہر رنگ میں سرمایہءِ افکار تھا اقبال۔۔۔

- اردو کے علاوہ فارسی، انگریزی، جرمن اور عربی زبان میں تصانیف
- اردو کے 6000 اشعار ۔۔4 مجموعہ کلام
- فارسی کے 9000 اشعار ۔۔۔6 مجموعہ کلام
- 2335 صفحات نثر
- دنیا کی 40 سے زیادہ زبانوں میں کتابوں کے تراجم ہوئے
- دنیا کی 22 سے زیادہ یونیورسٹیز میں اقبال چیئرز قائم ہیں
- 4500 کتب رسائل اقبال کے حوالے سے شائع ہوئے جن میں 4000 اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں ہیں

freepptbackground.com

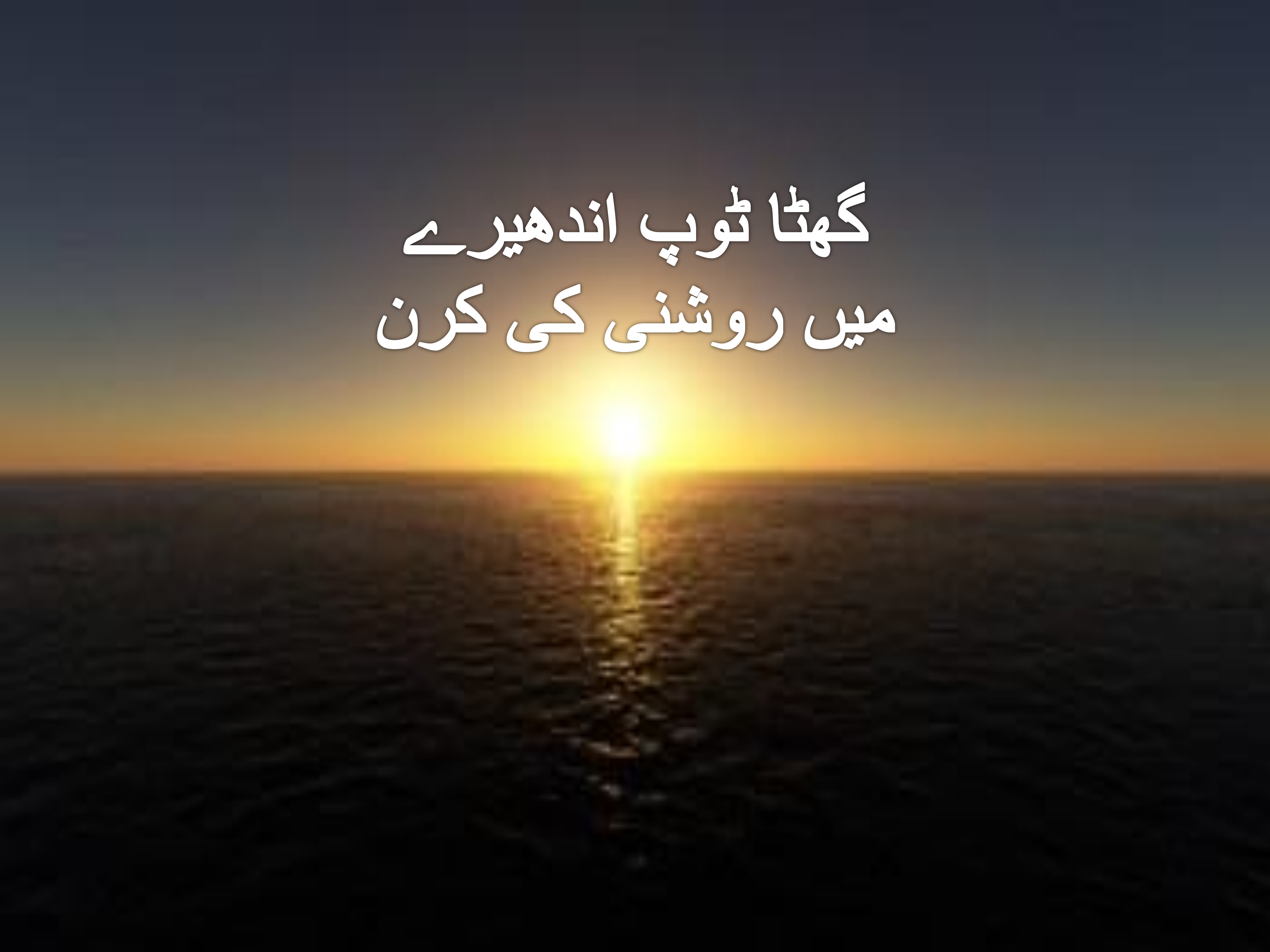
گھٹا ٹوپ اندھیرے
میں روشنی کی کرن

تمدّن، تصوّف، شریعت، کلام
بتانِ عجم کے پجاری تمام
حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمت روایات میں کھو گئی
لُبھاتا ہے دل کو کلامِ خطیب
مگر لذّتِ شوق سے بے نصیب
بیاں اُس کا منطق سے سلجھا
ہوا لُغت کے بکھیڑوں میں الجھا ہوا
وہ صوفی کہ تھا خدمتِ حق میں مرد
محبت میں یکتا، حمیّت میں فرد
عجم کے خیالات میں کھو گیا
یہ سالک مقامات میں کھو گیا
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں، راکھ کا ڈھیر ہے

مسلمانوں کو جگانے کے لئے

اقبال نے کس مخصوص جذبہ کا

تصور پیش کیا؟

خود شناسی سے خدا شناسی تک کا سفر

ہر چیز ہے محو خود نمائی
ہر ذرہ شہید کبریائی
بے ذوق نمود زندگی
تعمیر خودی میں ہے خدائی

نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلّی میں
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی

خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ

خودی کیا ہے راز درون حیات
خودی کیا ہے بیداری کائنات

- ہے جہاں کی زندگی وابستہ زورِ خودی
- جتنی محکم ہے خودی اتنی ہے محکم زندگی
- قطرے نے حرفِ خودی جس وقت ازبر کر لیا
- اپنی ہستی تنک مایہ کو گوہر کر لیا
- کوہ نے اپنی خودی کھوئی تو صحرا ہو گیا
- شکوہ سنج جوششِ طوفانِ دریا ہو گیا
- موج جب تک موج رہی ہے تہ آغوشِ بحر
- رہتی ہے زورِ خودی سے وہ سوارِ دوشِ بحر

- قوتوں سے ہوتی ہے جس دم خودی سرمایہ دار
- کرتی ہے ندی سے پیدا بحر ناپیدا کنار
- آرزو کو اپنے دل میں زندہ رکھ اے مرد کار
- ورنہ بن جائے گی مشت خاک تیری ایک مزار
- آرزو پر ہے تگ و تاز خودی کا انحصار
- آرزو بحر خودی کی ایک موج بے قرار
- نور کا وہ ایک نقطہ نام ہے جس کا خودی
- جو ہمارے تن میں ہے مثل شرار زندگی
- اس کے جوہر میں چمک ہوتی ہے پیدا عشق سے
- ارتقاء ہوتا ہے اس کی قوتوں کا عشق سے

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

عرض حال مصنف بحضور رحمۃ للعلمین

- اسرار خودی کی آخری نظم۔1915ء میں لکھی۔ڈاکٹر نکلسن نے انگریزی میں ترجمہ کیا
- اقبال اور عشق محمدی ﷺ۔نعتیہ شاعری نہیں لیکن سارا پیغام نعتیہ ہے
- مسلم از سر نبی بیگانہ شد باز ایں بیت الحرم تبخانہ شد
- مسلمان حضور والا کی تعلیم سے بے بہرہ ہو گیا یہ حرم پاک پھر سے بت خانہ بن گیا۔۔۔ہر ایک نے دماغ میں سومنات سجا رکھا ہے۔۔۔ان کے اعضاء عجم کے برف آمیز پانی سے بے حس و حرکت ہو گئے۔۔۔وہ کافروں کی طرح موت سے ڈرتے ہیں۔ان میں سے کسی کے سینے میں دل زندہ نہیں۔۔۔میں نے ان کی نعشوں کو طبیبوں کے سامنے سے اٹھایا اور حضور والا کے پیش لے آیا۔۔۔یہ مر چکے تھے۔۔میں نے ان سے آب حیات کی باتیں کیں۔۔۔میں نے جو کچھ کہا اس کے بدلہ میں آپ کی دعا کافی ہے۔۔۔میں جب سے اس دنیا میں آیا ہوں اس وقت سے ایک آرزو ہے جب سے میں نے اپنے والد سے حضور والا کا نام سیکھا ہے دل میں یہ آرزو روشن ہو گئی ہے۔۔۔

کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

freepptbackground.com

مسلم نوجوانوں کیلئے شاہین کا تصور

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ اُفتاد

عقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں

اقبال کے یہاں قوم کا تصور کیا ہے؟

اپنی ملت پہ قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے
بازو ترا توحید کی قوّت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے، تُو مصطفوی ہے
نظّارۂ دیرینہ زمانے کو دِکھا دے
اے مصطفَوی خاک میں اس بُت کو ملا دے!
ہو قیدِ مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزادِ وطن صُورتِ ماہی
ہے ترکِ وطن سُنّتِ محبوبِ الٰہی
دے تُو بھی نبوّت کی صداقت پہ گواہی
گُفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشادِ نبوّت میں وطن اور ہی کچھ ہے

یورپ اور مغرب کے بارے میں اقبال کا وژن

مستقبل شناسی

ع زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہو گا
سکوت تھا پردہ دار جس کا، وہ راز اب آشکار ہو گا
گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں میخانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہو گا
دیار مغرب کے رہنے والوں خدا کی بستی دوکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زر کم عیار ہو گا
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

تُو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جُمہوری نظام
چہرہ روشن، اندرُوں چنگیز سے تاریک تر!

مسجد قرطبہ

آبِ روانِ کبیر! تیرے کنارے کوئی
دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خواب
عالمِ نَو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں
میری نگاہوں میں ہے اس کی سحَر بے حجاب
پردہ اُٹھا دوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب

ابلیس کی مجلس شوریٰ

ساقی نامہ

قطرے سمجھ کر شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

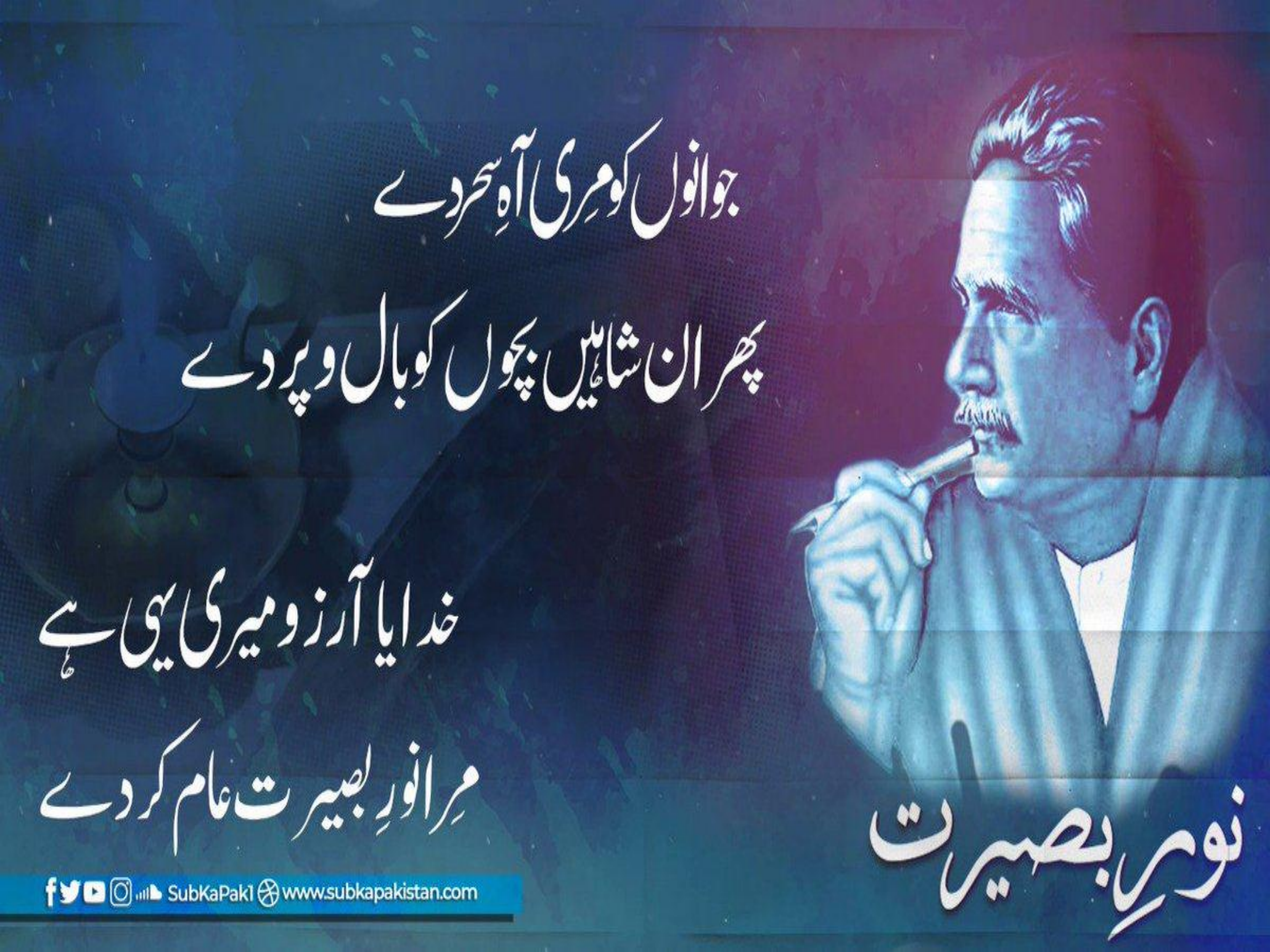
جوانوں کو مِری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مِرا نورِ بصیرت عام کر دے
نورِ بصیرت
SubKaPak1 www.subkapakistan.com

آج اکیسویں صدی میں فکر اقبال کی ضرورت؟

- صرف قیام پاکستان ہی کیلئے نہیں بلکہ استحکام پاکستان کیلئے اقبال کے فکر و فلسفہ کی ضرورت ہے
- عالم اسلام اور امت مسلمہ کو ضرورت

ہم اور اقبال؟؟؟

المحصنات ٹریننگ انسٹیٹیوٹ
(MTI)

جامعۃالمحصنات پاکستان